مسجد کی بجلی سے امام اور دوسرے لوگوں کا موبائل چارج کرنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسجد کی بجلی چندے سے چلتی ہے، کیا اس میں امام یا مؤذن موبائل چارج کر سکتے ہیں، اور دوسروں کو بھی اجازت دے سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

امام و مؤذن حضرات تو مسجد کی بجلی سے اپنا موبائل چارج کر سکتے ہیں، کیونکہ مسجد کی بجلی مسجد کی ضروریات اور مصالح کے لیے ہوتی ہے اور امام و مؤذن مسجد کے مصالح و ضروریات میں سے ہیں، لہذا ان کی معقول ضروریات، مسجد کی ضروریات ہی ہوں گی، مزید یہ کہ مسجد کی بجلی کو امام و مؤذن حضرات کے اپنی ضروریات و سہولیات میں استعمال کرنے پر عُرف بھی ہے۔ البتہ! عام نمازی حضرات کو مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنے کی ہر گز اجازت نہیں، کیونکہ عام نمازیوں کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا، مسجد کی بجلی کو خلافِ مَصرف میں استعمال کرنا ہے جو کہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے، لہذا امام یا مؤذن دوسروں کو مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنے کی ہر گز اجازت نہیں دے سکتے، اگر دیں گے تو گنہگار ہوں۔

البتہ! اعتکاف کی صورت اور وہ مسجد جہاں مدنی قافلے آتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا معروف ہوتا ہے، ان کا معاملہ اس سے جدا ہے۔

امام و مؤذن حضرات مسجد کے مصالح و ضروریات سے ہیں، چنانچہ بحر الرائق میں ہے:

”السادسة: فی بیان من یقدم مع العمارة وھو مسمی فی زماننا بالشعائر ولم اره الا فی الحاوی القدسی، قال والذی یبتدأ بہ من ارتفاع الوقف عمارتہ شرط الواقف أم لا، ثم ما ھو أقرب الی العمارة

واعم للمصلحة کالامام للمسجد والمدرس للمدرسة یصرف الیھم الی قدر کفایتھم، ثم السراج والبساط کذلک الی آخر المصالح“

ترجمہ: چھٹی بحث ان مصالح کے بیان میں ہے جنہیں عمارتِ وقف کے ساتھ دیگر مصالح پر مقدم کیا جاتا ہے، اورانہیں ہمارے زمانے میں شعائر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور میں نے یہ بحث حاوی قدسی کے علاوہ کہیں نہ دیکھی، صاحب حاوی القدسی فرماتے ہیں کہ وقف کا سب سے پہلا مصرف عمارت وقف ہے چاہے واقف نے اس کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو، پھر اس کے بعد وہ جو عمارت سے قریب تر ہے، اور جو مصلحت (فائدے) کے اعتبار سے زیادہ عام ہے جیسا کہ امام مسجد اور مدرسے کے مدرس، تو انہیں بقدر کفایت، مالِ وقف سے دیا جائے گا، پھر اس کے بعد مسجد کے چراغ اور چٹائیوں اور دیگر مصالح پر چندہ صرف ہوگا۔ (البحر الرائق، جلد5، صفحہ230، دار الکتاب الاِسلامی، بیروت)

عام نمازیوں کا مسجد کی بجلی کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا شرعاً ہرگز جائز نہیں، چنانچہ مسجد کے چراغ سے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے:

”متولی المسجد لیس لہ ان یحمل سراج المسجد الی بیتہ“

ترجمہ: مسجد کے متولی کے لئے (بھی) یہ جائز نہیں کہ وہ مسجد کا چراغ اپنے گھر لے جائے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد2، کتاب الوقف، صفحہ462، دار الفکر، بیروت)

وقار الفتاوی میں مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "مسجد کی بجلی یا کسی اور چیز کا استعمال، مسجد کی ضرورتوں کے علاوہ کسی شخص کیلئے بھی جائز نہیں ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ334، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3893

تاریخ اجراء: 02ذوالحجۃ الحرام1446ھ/30مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net